جناب سکندر خان اٹک

اکوڑہ خٹک کی ایک صاحب کمال علمی شخصیت

حضرت علامہ سراج الاسلام سراجؒ

سکول اور ملازمت کے ریکارڈ کے مطابق آپ کی پیدائش 6 مئی 1929ء کو خیبر پختونخوا کے مشہور قصبہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام حضرت مولانا امیر زادہ صاحبؒ تھا جو فقیر منش طبیعت کے مالک تھے۔

جناب سراج صاحب نے اپنے گاؤں میں آٹھویں جماعت کے بعد درس تدریس کا پیشہ اختیار کیا اور اس سلسلہ میں پیشہ ورانہ کورس جے وی اور اس کے بعد ایس وی کورس کیا' دوران ملازمت انہوں نے ایف' اے' بی اے اور ایم اے کے امتحانات پرائیویٹ طور پر پاس کئے' ملازمت کا عرصہ انہوں نے خیر آباد زیارت کا کا صاحبؒ اور دیگر قصبات اور شہروں میں گزارنے کے بعد ریٹائر ہونے پر اکوڑہ خٹک میں ہی ایک پرائیویٹ سکول کھول جس کا نام اکوڑہ پبلک سکول رکھا۔ یہ سکول نہایت کامیابی سے چلتا رہا تا آنکہ آپ پر ۱۹ رجولائی ۲۰۰۵ء کو فالج کا شدید حملہ ہوا' جس سے آپ کی یاداشت ختم ہوگئی' اس کے چند ماہ بعد فرش پر پھسلنے کی وجہ سے آپ کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی' جس کی وجہ سے آپ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے تھے' اس کے علاوہ نظام ہضم میں بے قاعدگی اور دیگر عوارض بھی پیش آتے گئے' چنانچہ آپ کے فرمانبردار فرزندان اور دیگر اقارب نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر اعلیٰ سے اعلیٰ اور تجربہ کار ڈاکٹروں اور حکماء سے آپ کا علاج کروایا' یہ سلسلہ آپ کی زندگی یعنی ۲۷ ردسمبر ۲۰۱۰ء تک کی صبح تک چلتا رہا تا آنکہ آٹھ بجے صبح اپنے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اسی دن یعنی بروز پیر ۲۷ ردسمبر بوقت سوا چار بجے بعد عصر آپ کی نماز جنازہ سینکڑوں سوگواروں اور ہمدردوں کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض پختون خواہ کی مشہور روحانی شخصیت جناب محترم مولانا رحیم اللہ باچا صاحب اضاخیل نے ادا کی۔

راقم کی آپ سے پہلی ملاقات آج سے تقریباً بیس بائیس برس قبل ہوئی تھی جبکہ بندہ تاریخ وادی چھچھ (دامن اباسین) کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری کے سلسلہ میں حاضر ہوا تھا یہ سلسلہ پھر آخری دم تک چلتا رہا' آپ نے ہ کی اکثر تالیفات اور تصنیفات کی اصلاح کے علاوہ نہایت قیمتی مشوروں سے نوازا تھا' میری پشتو شعروشاعری کی پہلی کتاب ''ڈانگ گلونہ'' کا تعارف بھی آپ نے ہی 11 ستمبر 1999ء کو تحریر کیا تھا۔

جناب سراج صاحبؒ بندہ کے ہمراہ 1999ء میں ''نوائے پٹھان'' کی سالانہ تقریب میں شرکت کے لئے

لاہور تشریف لے گئے تھے، جہاں جسٹس (ر) عبدالجبار خان صاحب نے آپ کو بھی ادبی خدمات کے لئے ٹرافی پیش کی تھی، اکتوبر ۱۹۹۴ء میں ڈاکٹر محمد عظیم سے ملاقات کے لئے آپ راقم کو بھی اپنے ہمراہ بونیر لے گئے تھے جہاں آپ کے دیگر متعدد دوستوں سے بھی تعارف ہوا اور ان کی میزبانی سے محظوظ ہوئے۔ اس کے علاوہ مشہور اولیائے کرام یعنی حضرت سید علی ترمذیؒ المعروف پیر بابا صاحبؒ اور حرت دیوانہ باباؒ کی زیارت پر حاضری دی۔ ان مقامات میں کلپانی، سواڑی، سونی گرام، ڈگر اور بری کوٹ شامل تھے۔ ۲۴ رنومبر 2004ء کو سوات اور دیر کے کچھ علاقوں کی سیر کی، جو چار دن پر مشتمل تھی، اس دوران مالاکنڈ، چکدرہ، بٹ خیلہ، امان درہ، بمبولی بالا، آس بنڈ، مینگورہ اور سیدو شریف کا چکر لگایا۔ حضرت اخون صاحبؒ سوات کے مزار میں بھی حاضری دی، یہاں بھی جناب سراج صاحب مرحوم کے متعدد شناساؤں سے ملاقات ہوئی، اس سفر کی تفصیلات راقم نے اپنے سفرنامہ ''مالاکنڈ کے آس پاس'' مطبوعہ فروری 2005ء میں درج کی ہیں۔ آپؒ اعلیٰ درجے کے خوش نویس بھی تھے، اور زائچہ تیار کرنے کے ماہر بھی تھے، چنانچہ 2 مارچ 1998ء کو راقم کا زائچہ بھی تیار کیا تھا، اس کے علاوہ محمد عنصر خان کاکڑ مدیر ماہنامہ ''نوائے پٹھان'' لاہور کا زائچہ بھی تیار کر کے انہیں ارسال کیا تھا۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی شغف تھا، آپ نے مشہور اردو شاعر بابا غالب کے کلام کا پشتو میں منظوم ترجمہ کیا تھا۔ جس کا پہلا حصہ 1969ء میں چھپا تھا جو ۲۵ غزلوں پر مشتمل تھا۔ دوسرا حصہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ آپ کی تقریباً ۴۵ تصانیف و تالیفات ہیں جو مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں ان میں دینی احکامات کے پشتو تراجم، سکول کے طالب علموں کی آسانی کے لئے سائنس اور جغرافیہ کی پشتو زبان میں ترکیبیں، اکوڑہ خٹک (زما کلے) میرا گاؤں اور احادیث کے پشتو تراجم شامل ہیں۔ آپ نے مشہور قصیدہ بردہ شریف، کا پشتو زبان میں منظوم ترجمہ کیا تھا جو 1984ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا، اس کے بعد متعدد مرتبہ چھپا۔ حال ہی میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب، مہتمم جامعہ ابوہریرہؓ کی نگرانی میں نہایت خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا۔ آپؒ نے اپنے قریبی رفقاء کے عزیزوں کی شادیوں کے سہرے بھی نہایت خوش خط انداز میں تحریر فرمائے، جن میں میرے چھوٹے فرزند سیف اللہ کا سہرا بھی شامل ہے، نیز بچوں کی پیدائش پر تاریخی قطعات بھی لکھے تھے، خصوصاً اپنی دختر نیک اختر کی رخصتی پر جو سہرہ تحریر کیا اس میں ان والدین کے جذبات کی نہایت بہترین انداز میں عکاسی کی گئی ہے جن کی لخت جگر ان سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ جاتی ہے، آپ نے ۲۸ سالہ کیلنڈر (۱) بھی بنوائے اور دوستوں میں تقسیم کئے۔ تصانیف و تالیفات کے علاوہ ان مضامین اور مکاتب کی تعداد بھی سینکڑوں سے تجاوز ہوگی، جو مرحوم نے اپنی زندگی میں مختلف موضوعات پر مختلف جریدوں کو بھیجے تھے، یا دوستوں کو لکھے تھے، مثلاً راقم کے علم میں ہے کہ آپؒ کے کچھ تاریخی مضامین اور پشتو زبان کے اسباق ماہنامہ ''نوائے پٹھان'' لاہور میں چھپے تھے۔ کاش کوئی صاحب ذوق نوجوان ان مضامین اور خطوط کو یکجا کر لے۔ آخر میں راقم اس بات کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہے کہ حکومت کی طرف سے وطن کے اس عظیم فرزند کو نہ تو کسی قسم کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اور نہ علاج

---

۱) دارالعلوم حقانیہ کے دفتر کے لئے بھی اس کیلنڈر کی ایک کاپی بھیجی گئی جس کا عکس مضمون کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

معالجہ کے لئے کوئی مدد فراہم کی گئی تھی' حالانکہ طبلہ اور سارنگی بجانے والوں کو وطن عزیز میں بڑے بڑے اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔___ سراج صاحب کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر رکھی تھی کہ ہر قسم کی محفل میں سب چھوٹے بڑے' خواندہ' ناخواندہ ان کی بات نہایت توجہ سے سنتے تھے' راقم اپنے سفرنامہ " مالاکنڈ کے آس پاس " سے اس بارے ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہے جو ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا تھا۔ بٹ خیلہ کے بازار میں ڈاکٹر رفیق صاحب کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے' تو متعدد دوست یہاں ملاقات کے لئے آئے' راقم کا تعارف بھی کرایا گیا' سراج صاحب نے دیر تک حاضرین کو مرزا غالب' میر تقی میر' اکبر اللہ آبادی' ڈاکٹر محمد اقبال' خوشحال بابا' رحمان بابا' حمزہ بابا اور دیگر شعراء کے دلچسپ اشعار سناتے اور داد پاتے رہے' یاد رہے جناب سراج صاحب نے خوشحال بابا اور حمزہ بابا کے پشتو کلام کا کچھ حصہ اردو میں منظوم کیا ہے جبکہ مرزا غالب کی کچھ غزلیں پشتو زبان میں منتقل کی ہیں' جن میں ۲۵ غزلیں ۱۹۶۹ء میں چھپ چکی ہیں بقول حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فانی یہ کیسے ہوسکتا ہے' کہ محفل میں سراج صاحب موجود ہوں اور چچا غالب کا تذکرہ نہ ہو کیونکہ سراج صاحب مرزا غالب کا پشتو ایڈیشن ہے"___ وہ اپنی ملازمت کے دور کے چیدہ چیدہ واقعات مزاحیہ انداز میں اہل محفل کو سناتے رہے اسکے علاوہ مختلف قسم کے لطائف سے محفل کو کشت زعفران بناتے رہے۔ سراج صاحب کو مزاحیہ واقعات سنانے کا بھی ملکہ حاصل ہے' واقعہ بیان کرتے وقت ایسا سماں باندھتے ہیں' گویا وہ خاص واقعہ اس وقت وقوع پذیر ہوا ہے یا ہو رہا ہے' رات دیر تک محفل جمی رہی ساڑھے دس بجے دوستوں نے اجازت لی اور ہم بستروں پر دراز ہوگئے'___ سراج صاحب ایک منکسر المزاج' مخلص اور ہمدرد شخص تھے' انہوں نے ایک ان پڑھ نوجوان افغان گڈریے کو چند سال محنت سے تعلیم دے کر اسے میٹرک کروایا تھا۔___ بندہ نے آج سے تقریباً ڈیڑھ برس قبل جناب اویس احمد غنی صاحب گورنر خیبر پختونخوا کو سراج صاحب کی بابت تفصیلی خط لکھا تھا کہ قوم وملک کے اس معذور اور دیرینہ خادم کی خاطر خواہ مالی مدد کی جائے کیونکہ اس دوران ان کی بیوی نوجوان بیٹے اور بھائی بھی فوت ہو چکے ہیں' لیکن گورنر صاحب کے نوٹس میں اغلباً یہ درخواست پیش نہیں کی گئی۔ اس کے بعد جناب صدر زرداری صاحب اور وزیر اعظم صاحب سید یوسف رضا گیلانی کے نام رجسٹرڈ خط بھیجے گئے۔ گزشتہ ۱۰ دسمبر ۲۰۱۰ء کو جناب رجسٹرڈ خط مع اخباری تراشہ' ۲۸ ستمبر ۲۰۰۹ء روزنامہ' مشرق' ارسال کئے گئے جس میں سراج صاحب کی بات کالم لکھا گیا تھا۔ لیکن کسی صاحب کے کان پر جوں تک نہ رینگی' اس سلسلہ میں بشیر احمد بلور صاحب کے نام بھی خط لکھا تھا لیکن بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ جناب سراج صاحب مرحوم کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائیں' نیز اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ پسماندگان اور اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین

قلم ته گتے به جڑا شوی خط به باقی وی مونگ به خاورئے ایرے شونه

مرحوم سراج الاسلام سراج صاحب کا تیار کردہ 28 سالہ کیلنڈر

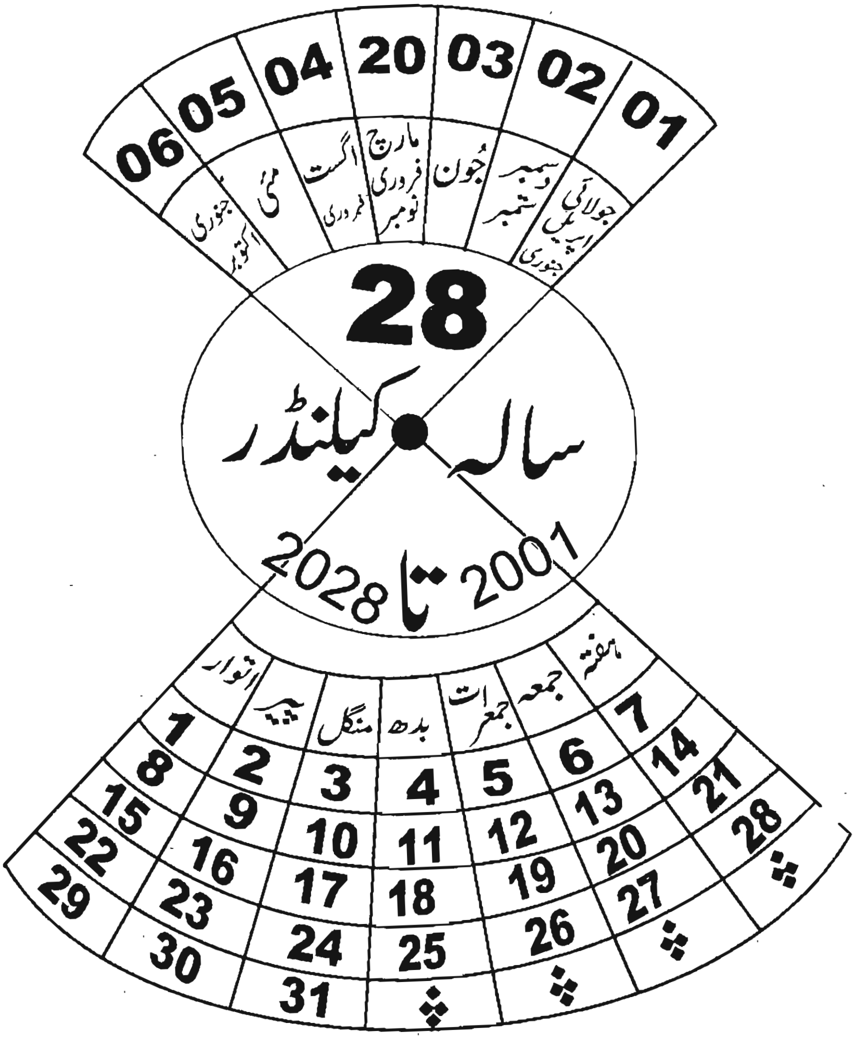

اوپر سنیں ہیں اور ان کے نیچے مہینوں کے نام ہیں۔ جس سن کو جس مہینے کے سامنے لے آئیں اسی ماہ کا کیلنڈر خود بخود ظہور میں آجائے گا۔ تاریخوں کے ساتھ دن بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

سُرخی سے لکھے ہوئے مہینوں کے نام لیپ سال کے لئے استعمال کیجئے۔

تیار کردہ: سراج الاسلام سراج۔ ایم اے بی ایڈ۔ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (پاکستان)